فتویٰ نمبر:[۳۹۰] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۳/۰۵/۱۶]

سوال

محترم ومکرم جناب صدر کبار علماء اہل حدیث افتاء کمیٹی، ودیگر مفتیان کرام،السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

شہر کراچی کے مرکزی بازار بولٹن مارکیٹ میں ایک جگہ پر مسجد بنائی گئی ہے، جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ قبرستان تھا، لیکن عین مسجد کی جگہ پر قبروں کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ البتہ اسی جگہ مسجد کے دائیں بلکہ صف کے ایک کنارے کے آگے اور مسجد کے بائیں مزار نما قبریں تاحال موجود ہیں، جو کہ مسجد کے ہال سے علیحدہ ہیں۔ کچھ مارکیٹ کے لوگوں میں سے بعض اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں جبکہ بعض دیگر اس مسجد کے قبروں کے پاس ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ برائے کرم کتاب وسنت اور تعاملِ سلفِ صالح کی روشنی میں ہماری درست رہنمائی فرمائیں۔ وفقکم اللہ وبارک فیکم۔

سائل: محمد عمران، محمد زبیر، اور دیگر رفقا، بولٹن مارکیٹ کراچی ۰۳۰۰۹۲۵۸۱۶۷

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

صورت مسؤلہ میں اگر قبریں نیست ونابود ہوچکی ہیں ان کا کوئی نام ونشان باقی نہیں ہے اور اس جگہ پر مسجد تعمیر ہوچکی ہے تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ امامِ نووی وغیرہ اہلِ علم نے یہ صراحت کی ہے کہ اگر قبروں والی جگہ پر میت کے آثار وباقیات سب کچھ ختم ہوچکا ہو، تو ایسی زمین کو دیگر امور کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، الا یہ کہ کسی نے زمین خاص کر صرف قبرستان کے لیے ہی وقف کی ہو، تو پھر جائز نہیں۔ (المجموع شرح المھذب:۵/۳۰۳، الإنصاف ۲/۳۸۷)

اسی طرح دائیں یا بائیں موجودہ قبروں اور مسجد کے درمیان رکاوٹ موجود ہے، تو بھی ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہاں ایسی قبریں اگر موجود ہوں کہ جن کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہو تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ